حضور! صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیں معاف کر دیں

محمد طاہر عبدالرزاق

انتساب : جناب منظور صاحب کے نام

حضورؐ! ہمیں معاف کر دیں!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ماں سے زیادہ مہربان ہیں—
حضورؐ! آپ باپ سے زیادہ شفیق ہیں—
حضورؐ! آپ ہمارے لیے راتوں کے پچھلے پہر اٹھتے رہے—
آپؐ کے مبارک ہاتھ ہمارے لیے دعاؤں کے لیے بلند ہوتے رہے—
آپؐ کے مطاہر لبوں سے ہمارے لیے دعاؤں کے پھول برستے رہے—
آپؐ کی مقدس آنکھوں سے ہمارے لیے آنسوؤں کی جھڑیاں لگتی رہیں—
زندگی کے ہر موقع پر آپؐ نے ہمیں یاد رکھا— حتیٰ کہ وقت وصال بھی آپؐ کو ہماری فکر دامن گیر تھی—!!!
حضورؐ! کل جب حشر کا میدان ہوگا— ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا—
انسان بھوک پیاس اور خوف سے بے حال ہوں گے—
جب ماں بچے کو دیکھ کر بھاگ جائے گی—
جب باپ بیٹے کو دیکھ کر راہ فرار اختیار کر جائے گا—
جب جگری یار آنکھ چرا کر دوڑ جائیں گے—
جب خدام و نوکر ٹکا سا جواب دے دیں گے—
جب دنیاوی رشتے کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ پھوٹ جائیں گے—
حضورؐ! اس وقت آپؐ ہماری محبت میں بے کلی سے حشر کے میدان میں بھاگ دوڑ رہے ہوں گے—
کبھی میزان پر اپنے سامنے ہمارے اعمال تلوا رہے ہوں گے—
کبھی پل صراط پر ہمیں پل صراط پار کروا رہے ہوں گے—

کبھی حوض کوثر پر کھڑے اپنے پیاسے امتیوں کو جام کوثر پلا رہے ہوں گے۔۔۔

آپؐ کی مہمان نوازی کا یہ عالم ہوگا۔۔۔ کہ آپ کے حوض کوثر کے جام آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گے۔۔۔ اور جو آپؐ کے حوض کوثر سے ایک جام پی لے گا۔۔۔ اسے پھر میدان حشر میں پیاس نہ لگے گی۔۔۔

حضورؐ! میدان حشر میں جب سارے نبی "نفسی نفسی" کہہ رہے ہوں گے۔۔۔ اس وقت آپؐ "امتی امتی" پکار رہے ہوں گے۔۔۔

حضورؐ! اس وقت آپؐ کے جھنڈے تلے ہی ہمیں پناہ ملے گی۔۔۔

حضورؐ! آپؐ ہمارے لیے سحاب کرم ہیں۔۔۔

حضورؐ! آپؐ کی ذات ہمیں اللہ کے عذاب سے بچائے ہوئے ہے۔۔۔

حضورؐ! اگر اللہ تعالیٰ کو آپ کی ذات اقدس کا لحاظ نہ ہوتا۔۔۔ تو ہم پہ پتھروں کی بارش ہوتی۔۔۔

ہم پہ آسمان سے آگ کا مینہ برستا۔۔۔

بپھری ہوئی آندھیاں ہمیں پٹخا پٹخا کر مارتیں۔۔۔

ہولناک زلزلے ہمارے پاپی وجودوں کو تہہ زمین میں لے جاتے۔۔۔

سیلاب ہمیں کوڑے کرکٹ کی طرح بہا لے جاتے۔۔۔ اور ہماری پھولی ہوئی بدبودار لاشیں عبرت کی تاریخ بن جاتیں۔۔۔

ہماری فصلیں برباد کر دی جاتیں۔۔۔ اور ہم پر بھوک اور قحط کے عذاب ٹوٹ پڑتے۔۔۔

ہماری شکلیں مسخ کر دی جاتیں۔۔۔

ہم پہ قوم عاد و ثمود کی تاریخ دہرائی جاتی۔۔۔

حضورؐ! ہم صرف آپؐ کی وجہ سے۔۔۔ اور آپؐ کے گنبد خضراء کی وجہ سے بچے ہوئے ہیں۔۔۔

کسی عاشق صادق نے کہا ہے کہ اللہ کا عذاب آج بھی آتا ہے۔۔۔ لیکن گنبد خضراء کی وجہ سے واپس چلا جاتا ہے۔

حضورؐ! ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے ــــ وہ آپؐ کی ذات کا صدقہ ہے ــــ

حضورؐ! ہم انگریزوں کے غلام تھے ــــ ذلیل و رسوا تھے ــــ خائب و خاسر تھے ــــ بے وقعت و بے قدر تھے ــــ ہماری قوم نے مل کر ــــ آپؐ کی ذات کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کی ــــ

اے اللہ! تو ہمیں زمین کا ایک ٹکڑا دے دے ــــ ہم اس زمین پر تیرے پیارے نبی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی حکومت قائم کریں گے ــــ اس کے آسمانوں تلے تیرے حبیب تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا ڈنکا بجے گا ــــ اس کی عدالتوں میں قرآن و سنت سے فیصلے ہوں گے ــــ اس دھرتی پر تیرے اور تیرے حبیبؐ کے گستاخ کے لیے کوئی جگہ نہ ہوگی"۔

حضورؐ! اللہ نے بحرمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہماری دعا سن لی ــــ ہماری گردن سے غلامی کے پٹے اتر گئے ــــ رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں ہمیں پاکستان کا تحفہ مل گیا ــــ ہم غلامی کی بدبودار فضا سے آزادی کی باد نسیم کے جھونکوں میں آ گئے ــــ

لیکن ــــ حضورؐ! ہم نے اللہ سے ــــ اور ــــ آپؐ سے بدعہدی کی ــــ مکاری کی ــــ عیاری کی ــــ !!!

ہم نے آپؐ کے دین کو پاکستان میں نافذ نہ کیا ــــ اسلام روتا رہا ــــ ہم بدمست رہے ــــ دین کراہتا رہا ــــ لیکن ہمارے کان بے سماعت بن گئے ــــ ہم نے ختم نبوت کے باغیوں کو اعلیٰ عہدوں پر بٹھایا ــــ ان کے ہاتھوں میں زمام اقتدار دی ــــ پاکستان میں آپ کی ختم نبوت کا مذاق اڑایا گیا ــــ باغیان ختم نبوت کو تحفظ عطا کیا گیا ــــ آپ کے قرآن میں قطع و برید کی گئی ــــ آپ کے اسلام کے مقابل قادیان کا جعلی اسلام لایا گیا ــــ آپؐ کی نبوت کے متوازی قادیانی نبوت چلانے کی ناپاک جسارت کی گئی ــــ اس ظلم عظیم پر احتجاج کرنے والوں کو حوالہ زنداں کیا گیا ــــ منکرین ختم نبوت کے خلاف نعرہ جہاد بلند کرنے والوں کی زبان بندی کی گئی ــــ ان پر ہولناک تشدد کیا گیا ــــ معاشرے میں انہیں مجرم گردانا گیا ــــ

حضورؐ! ہمیں معاف کر دیں ـــ

حضورؐ! ہم پرنم آنکھوں سے درخواست کرتے ہیں ـــ

حضورؐ! ہم ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں ـــ

حضورؐ! ہم آنسوؤں کی زبان میں معافی مانگتے ہیں ـــ

حضورؐ! یہ سارے جرائم بدمعاش حکمرانوں کے ٹولوں نے کیے ہیں ـــ عوام تو آج بھی آپؐ کے غلام ہیں ـــ ان کے دل آپ کی محبت میں دھڑکتے ہیں ـــ وہ آج بھی آپؐ کی عزت و ناموس پر سو جان سے قربان ہیں ـــ حضورؐ! یہ عوام ہی تھے ـــ جنہوں نے 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ کے تاج ختم نبوت کو دس ہزار شہیدوں کی سلامی پیش کی تھی ـــ دو لاکھ سے زائد حوالہ زنداں ہو گئے تھے ـــ آپؐ کے عشاق قیدیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی ـــ کہ جیلیں کم پڑ گئیں ـــ اور ظالم حکمرانوں کو کھلے میدانوں میں باڑیں لگا کر عارضی جیلیں بنانا پڑیں۔

حضورؐ! یہ آپؐ کے ہی غلام تھے ـــ جنہوں نے 1974ء کی تحریک ختم نبوت چلا کر قادیانیوں کو پاکستان کی پارلیمنٹ کے ذریعے بھی کافر قرار دلوایا ـــ

حضورؐ! آج بھی آپؐ کے عاشق پوری دنیا میں سارقان ختم نبوت قادیانیوں سے برسرپیکار ہیں ـــ آپؐ کی ختم نبوت کے پرچم کو پوری قوت سے بلند کیے ہوئے ہیں ـــ اور اس راہ عشق میں آنے والی ہر تکلیف کو خوش دلی سے برداشت کر رہے ہیں ـــ

حضورؐ! ان شہیدوں کے صدقے ـــ ان غازیوں کے صدقے ـــ ان مجاہدوں کے صدقے ـــ حضورؐ! ہمیں معاف کر دیں ـــ ہماری طرف نظر کرم سے دیکھ لیں ـــ

حضورؐ! اگر آپ کا دامن ـــ ہاتھوں سے چھوٹ گیا ـــ تو پھر ہم کہیں کے بھی نہیں ـــ دنیا میں ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں ـــ ہم خارش زدہ کتے سے زیادہ بے وقعت ـــ اور غلیظ نالیوں میں رینگنے والے کیڑے سے زیادہ بے قدر ہو جائیں گے ـــ

حضورؐ! اگر آپؐ نے اپنی نظر رحمت پھیر لی ـــ تو پھر دنیا و آخرت کے

سارے عذاب ہم پر ٹوٹ پڑیں گے——

حضورؐ! ہمیں معاف کر دیں——

آپؐ کو اپنی رحمۃ اللعالمینی کا واسطہ——

آپؐ کو مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ کا واسطہ——

آپؐ کو تحریک ختم نبوت کے پہلے شہید حضرت حبیبؓ بن زید انصاری کا واسطہ——

آپؐ کو جنگ یمامہ کے شہیدوں کا واسطہ——

حضورؐ! ہمیں معاف کر دیں—— حضورؐ! ہمیں معاف کر دیں——

رہبر و رہنما حضورؐ مرشد و مقتدا حضورؐ
قلب کی آواز حضورؐ روح کا مدعا حضورؐ
میرے لیے خدا کے بعد سب کچھ انہی کی ذات ہے
عشق کی ابتدا حضورؐ عشق کی انتہا حضورؐ
میرے لیے چراغ راہ، میرے لیے راہ عمل
آپؐ نے جو کہا حضورؐ آپ نے جو کیا حضورؐ
آپؐ کی ذات پاک کا کتنا بڑا ہے یہ کرم
آپؐ کی ذات پاک سے ہم کو ملا خدا حضورؐ

خادم تحریک ختم نبوت

محمد طاہر عبدالرزاق

مجاہدین ختم نبوت کی باتیں

اور مرزا قادیانی پکڑا گیا...... قادیانی فتنہ کے سر اٹھاتے ہی جن علماء حق نے نعرہ جہاد بلند کیا اور انگریزی نبوت سے بر سر پیکار ہو گئے ان اولین مجاہدین کی فہرست میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا اسم گرامی نہایت نمایاں ہے۔ مولانا کے تابڑ توڑ حملوں سے انگریزی نبی بوکھلا اٹھا۔ اس مجاہد ختم نبوت نے تحریر و تقریر اور مناظرہ کے میدان میں قادیانیت کو ذلیل و رسوا کیا اور آخر مولانا ہی سے ایک تحریری مباہلہ کے نتیجہ میں مرزا قادیانی ہیضہ کے موذی مرض میں مبتلا ہو کر جہنم واصل ہو گیا۔

مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ اپنے مباہلہ کا چیلنج دیا' جس کا عنوان تھا "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" اس میں مرزا قادیانی نے مولانا صاحب کو مخاطب کر کے لکھا!

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اکثر اوقات اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا اگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون اور ہیضہ کے امراض مہلکہ سے"۔

رب ذوالجلال کے باب عدل پر جھوٹے نبی نے خود ہی انصاف کی دستک دے دی۔ پھر کیا تھا رب کائنات نے فیصلہ کر دیا۔ مرزا قادیانی تقریباً ایک سال بعد اپنے منہ مانگے مرض ہیضہ میں مبتلا ہوا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو سوئے دوزخ روانہ ہو گیا جبکہ حق و صداقت کی علامت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مرزا قادیانی کی پر ذلت موت کے بعد تقریباً ۴۰ سال تک زندہ و تابندہ رہے اور قادیانیوں کے خلاف مسلسل جہاد میں مصروف رہے۔

جب بخاری آئے گا...... مولانا احمد علی لاہوریؒ نے ساری زندگی مجاہدین ختم نبوت کی سرپرستی فرمائی۔ تحریر و تقریر کے ذریعے اس فتنہ کی سرکوبی فرمائی۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ تحفظ ختم نبوت کے سپاہیوں سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا' خصوصاً سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے انتہائی محبت تھی۔ شاہ جی جیل میں ہوتے یا سفر و حضر میں ہمیشہ اپنے احباب سے ان کی خیریت دریافت کرتے رہتے۔ مولانا عبید اللہ انورؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپؒ نے فرمایا محشر کا دن ہو گا' رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں گے۔ صحابہؓ بھی ساتھ ہوں گے۔ بخاریؒ آئے گا۔ حضور نبی کریم معانقہ فرمائیں گے اور کہیں گے بخاریؒ تیری ساری زندگی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت میں گزری' اور کتاب و سنت کی اشاعت میں صرف ہوئی۔ آج میدان حشر میں تیرا شفیع میں ہوں تیرے لئے کوئی باز پرس نہیں۔ جا اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جا۔ تیرے اور تیری جماعت کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں۔ جس طرف سے چاہو کھلے بندوں جنت میں داخل ہو سکتے ہو۔